

خطبہ (۱۵۲)

عقلمند دل کی آنکھوں سے اپنا مآل کا رد یکھتا ہے اور اپنی اوچی تجھ (اچھی بڑی راہوں) کو پہچانتا ہے۔ دعوت دینے والے نے پکارا اور غمہداشت کرنے والے نے غمہداشت کی۔ بلا نے والے کی آواز پر لبیک کہا اور غمہداشت کرنے والے کی بیروتی کرو۔

کچھ لوگ فتنوں کے دریاؤں میں اترے ہوئے ہیں اور سنتوں کو چھوڑ کر بدعتوں میں پڑھکے ہیں، ایمان والے دبکے پڑے ہیں اور گمراہوں اور جھٹلانے والوں کی زبانیں کھلی ہوئی ہیں۔ ہم قریبی تعلق رکھنے والے اور خاص ساتھی اور خزانہ دار اور دروازے ہیں اور گھروں میں دروازوں ہی سے آیا جاتا ہے اور جو دروازوں کو چھوڑ کر کسی اور طرف سے آئے اس کا نام چور ہوتا ہے۔

[اسی خطبہ کا ایک جزیہ ہے]

(آل محمد) انہی کے بارے میں قرآن کی نیس آیتیں اتری ہیں اور وہ اللہ کے خزینے ہیں۔ اگر بولتے ہیں تو سچ بولتے ہیں اور اگر خاموش رہتے ہیں تو کسی کوبات میں پہل کا حق نہیں۔

پیش روکو اپنے قوم قبیلے سے (ہربات) سچ بیان کرنا چاہیے اور اپنی عقل کو گم نہ ہونے دے اور اہل آخرت میں سے بنے۔ اس لئے کوہ ادھر ہی سے آیا ہے اور ادھر ہی اسے پلٹ کر جانا ہے۔ دل (کی آنکھوں) سے دیکھنے والے اور بصیرت کے ساتھ عمل کرنے والے کے عمل کی ابتدائیوں ہوتی ہے کوہ (پہلے) یہ جان لیتا ہے کہ یہ عمل اس کیلئے فائدہ مند ہے یا نقصان رساں۔ اگر مفید ہوتا ہے تو آگے بڑھتا ہے، مضر ہوتا ہے تو ہٹھر جاتا ہے۔

اس لئے کہ بے جانے بوجھے ہوئے بڑھنے والا ایسا ہے جیسے کوئی

(۱۵۲) وَمِنْ حَكَلَةً لَهُ عَلَيْهِ الْمَلَامُ

وَ نَاظِرٌ قَلْبٌ الْبَيْبِ بِهِ يُبَصِّرُ أَمَدَّهُ،
وَ يَعْرِفُ غَوْرَهُ وَ نَجْدَهُ. دَاعٌ دَعَا،
وَ رَاعٍ رَعَى، فَاسْتَجِبُوا لِلَّدَّاعِ،
وَ اتَّبِعُوا الرَّاعِي.

قَدْ خَاطُوا بِحَارِ الْفِتَنِ، وَ أَخْذُوا
بِالْبَدَعِ دُونَ السُّنَنِ، وَ أَرَزَ الْمُؤْمِنُونَ، وَ
نَطَقَ الضَّالُّونَ الْمُكَذِّبُونَ.

نَحْنُ الشِّعَارُ وَ الْأَصْحَابُ، وَ الْخَزَنَةُ وَ
الْأَبْوَابُ، وَ لَا تُؤْتَ الْبُيُوتُ إِلَّا مِنْ أَبْوَابِهَا،
فَمَنْ أَتَاهَا مِنْ غَيْرِ أَبْوَابِهَا سُرِّيَ سَارِقًا.

[منہما]

فِيهِمْ كَرَآئِمُ الْقُرْآنِ، وَ هُمْ كُنُوزُ
الرَّحْمَنِ، إِنْ نَطَقُوا صَدَقُوا، وَ إِنْ صَمَتُوا
لَمْ يُسْبَقُوا.

فَلَيَضْدُقْ رَأَيْدٌ أَهْلَهُ، وَ لِيُحْضِرْ
عَقْلَهُ، وَ لِيُكْنِ مِنْ أَبْنَاءِ الْآخِرَةِ،
فَإِنَّهُ مِنْهَا فَدِمَ وَ إِلَيْهَا يَنْقَلِبُ.
فَالنَّاظِرُ بِالْقَلْبِ الْعَامِلُ بِالْبَصَرِ
يَكُونُ مُبْتَدَأْ عَمَلَهُ أَنْ يَعْلَمَ: أَ عَمَلَهُ
عَلَيْهِ أَمْ لَهُ؟! فَإِنْ كَانَ لَهُ مَضِيَ فِيهِ،
وَ إِنْ كَانَ عَلَيْهِ وَقَفَ عَنْهُ.

فَإِنَّ الْعَامِلَ بِغَيْرِ عِلْمٍ كَالسَّائِرِ عَلَى

غلط راستے پر چل نکلے تو جتنا وہ اس راہ پر بڑھتا جائے گا اتنا ہی مقصد سے دور ہوتا جائے گا اور علم کی (روشنی میں) عمل کرنے والا ایسا ہے جیسے کوئی روشن راہ پر چل رہا ہو۔ (تواب) دیکھنے والے کو چاہیے کہ وہ دیکھے کر آگے کی طرف بڑھ رہا ہے یا پچھے کی طرف پلٹ رہا ہے۔

تمہیں جاننا چاہیے کہ ہر ظاہر کا ویسا ہی باطن ہوتا ہے۔ جس کا ظاہر اچھا ہوتا ہے اس کا باطن بھی اچھا ہوتا ہے اور جس کا ظاہر برا ہوتا ہے اس کا باطن بھی برا ہوتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے جیسا رسول صادق ﷺ نے فرمایا ہے کہ: «اللَّهُ أَكْبَرُ بَنْدَهُ كَوْ (ایمان کی وجہ سے) دوست رکھتا ہے اور اس کے عمل کو برا سمجھتا ہے اور (کہیں) عمل کو دوست رکھتا ہے اور عمل کرنے والے کی ذات سے نفرت کرتا ہے»۔

دیکھو ہر عمل ایک اੰگے والا سبزہ ہے اور ہر سبزہ کیلئے پانی کا ہونا ضروری ہے اور پانی مختلف قسم کا ہوتا ہے۔ جہاں پانی اچھا دیا جائے گا وہاں پر کھتی بھی اچھی ہوگی اور اس کا پھل بھی میٹھا ہو گا اور جہاں پانی برا دیا جائے گا وہاں کھتی بھی بری ہوگی اور پھل بھی کڑوا ہو گا۔

--☆☆--

خطبہ (۱۵۳)

اس میں چکار دھکی عجیب و غریب علقت کا ذکر فرمایا ہے تمام حمد اللہ کیلئے ہے جس کی معرفت کی حقیقت ظاہر کرنے سے اوصاف عاجز ہیں اور اس کی عظمت و بلندی نے عقولوں کو روک دیا ہے، جس سے وہ اس کی سرحد فرمازوائی تک پہنچنے کا کوئی راستہ نہیں پاتیں۔

وہ اللہ اقتدار کا مالک ہے اور (سرپاپا) حق اور (حق کا) ظاہر کرنے والا ہے۔ وہ ان چیزوں سے بھی زیادہ (اپنے مقام پر) ثابت آشکارا ہے کہ جنہیں آنکھیں دیکھتی ہیں۔ عقلیں اس کی حد بندی کر کے اس

غیر طریقی، فَلَا يَزِيدُهُ بَعْدُهُ عَنِ الظَّرِيقَةِ إِلَّا بُعْدًا مِنْ حَاجَتِهِ، وَ الْعَامِلُ بِالْعِلْمِ كَالسَّائِرِ عَلَى الظَّرِيقَةِ الْوَاضِحِ، فَلَيُنْظُرْ نَاظِرٌ: أَسَاءَهُ هُوَ أَمْ رَاجِعٌ؟!

وَ اعْلَمُ أَنَّ لِكُلِّ ظَاهِرٍ بَاطِنًا عَلَى مِثَالِهِ، فَمَا ظَابَ ظَاهِرَهُ ظَابَ بَاطِنَهُ، وَ مَا خَبِثَ ظَاهِرَهُ خَبِثَ بَاطِنَهُ، وَ قَدْ قَالَ الرَّسُولُ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: «إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ وَ يُبْغِضُ عَمَلَهُ، وَ يُحِبُّ الْعَمَلَ وَ يُبْغِضُ بَدَنَهُ».

وَ اعْلَمُ أَنَّ لِكُلِّ عَمَلٍ نَبَاتًا، وَ كُلُّ نَبَاتٍ لَا غُنْيَ بِهِ عَنِ النَّمَاءِ، وَ الْمِيَاهُ مُخْتَلِفَةٌ، فَمَا ظَابَ سَقِيَهُ ظَابَ غَرْسَهُ وَ حَلَثَ شَمَرْتَهُ، وَ مَا خَبِثَ سَقِيَهُ خَبِثَ غَرْسَهُ وَ أَمَرَّتَ شَمَرْتَهُ.

-----☆☆-----

(۱۵۳) وَمَنْ ذَكَلَهُ لَهُ عَلَيْهِ الْمَلَامُ

يَذَكُرُ فِيهَا بِدِيعَ خَلْقَةِ الْخَفَافِشِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي انْحَسَرَتِ الْأَوْصَافُ عَنْ كُنْهِ مَعْرِفَتِهِ، وَ رَدَعَتْ عَظَمَتُهُ الْعُقُولَ، فَلَمْ تَجِدْ مَسَاغًا إِلَى بُلُوغِ غَايَةِ مَلْكُوتِهِ.

هُوَ اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِينُ، أَحَقُّ وَ أَبْيَنُ مِمَّا تَرَى الْعَيْنُونُ، لَمْ تَبْلُغْهُ الْعُقُولُ بِتَحْدِيدٍ فَيَكُونُ مُشَبَّهًا،